اداریه

بقلم رئیس التحریر

آٹھواں فقھی اجتماع ھند

بعنوان: ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا شرعی مقاصد کیلئے استعمال

الحمدللہ برصغیر پاک وہند کا جو علمی وتحقیقی مزاج ماضی قریب کے دوصدیوں سے امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں رہنمائی اور حل اور بقاء وتحفظ دین کے سلسلہ میں قائم رہا ہے۔انہی حلقوں نے آج بھی زمانہ کے تغیر وتبدل کے ساتھ اس سلسلہ کو جاری اور قائم رکھا ہے اور امت مسلمہ کی رہنمائی میں ان علماء کا کردار مسلّم ہے۔

میڈیا کی کثرت استعمال وضرورت اور اس کی شرعی حیثیت کے بارے میں تحقیق اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں مدد دینے کیلئے ایک اجتماعی جدوجہد کے سلسلہ میں حال ہی میں شیخ الاسلام مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم (امیر جمعیت علماء ہند) نے ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال کے موضوع پر ادارہ "المباحث الفقهيه" جمعیت علماء ہند کے زیر اہتمام 29,28,27 اپریل 2005ء ربیع الاول 1424ھ بروز بدھ، جمعرات، جمعہ کو مدرسہ شاہ ولی اللہ بنگلور کے مقام پر "آٹھواں فقہی اجتماع" کا اہتمام کیا۔

اور اس سلسلہ میں شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی شیخ الحدیث دارالعلوم کراچی اور بندہ ناچیز کو بھی پاکستان سے اس اجتماع میں شرکت کیلئے مدعو کیا۔مولانا مفتی محمد تقی عثمانی ان دنوں دیگر مصروفیات کی بناء پر شریک نہ ہو سکے۔البتہ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمٰن کے حکم پر بندہ کو اس خالص علمی تحقیقی اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس اجتماع کیلئے ادارہ المباحث الفقہیہ نے پہلے سے مقالہ نگار حضرات کو سوالنامہ کی شکل میں جو مراسلہ جاری کیا تھا، قارئین کے معلومات میں اضافہ کیلئے اس سلسلہ میں مزید بحث وتحقیق کیلئے اس کی اصل عبارت پیش خدمت ہے۔

سوالنامہ بابت "ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال"

موجودہ دور میں ٹیلی ویژن میں ابتلاء عام ہو گیا ہے اور دنیا کی تقریباً اسّی، نوّے فیصد آبادی اس کے استعمال اور اس کے ذریعہ سے معلومات حاصل کرنے میں مبتلا ہے۔اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اس دور میں فواحش ومنکرات کی اشاعت کا سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے۔اسی کے ساتھ اس کا استعمال اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے اور باطل عقائد ونظریات کی ترویج کیلئے بھی ہو رہا ہے اور چونکہ ابھی تک علماء حق کی اکثریت کی طرف سے اقدامی یا دفاعی طور پر ٹیلی ویژن کو دینی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کیا گیا ہے اور نہ کیا جا رہا ہے، اسلئے جو غلط فہمیاں اور گمراہیاں ٹیلی ویژن کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہیں، ان کا مناسب توڑ اور جواب بھی ٹیلی ویژن کے ناظرین تک نہیں پہنچ

رہا ہے، اسلئے ضرورت ہے کہ اس معاملہ کے مثبت اور منفی تمام پہلوؤں کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے اور امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کی جائے۔

اسی احساس ذمہ داری کے پیش نظر ادارہ المباحث الفقہیہ جمعیت علماء ہند کے ذمہ داران نے آٹھویں فقہی اجتماع کیلئے اس مسئلہ کو بحث وتحقیق کا عنوان بنایا ہے، اسی سلسلہ میں درج ذیل نکات وسوالات برائے تحقیق پیش ہیں۔ ان نکات وسوالات کے تناظر میں آپ اپنی مدلل تفصیلی رائے تحریر فرمائیں۔

1 ...... شریعت میں تصویر کی تعریف کیا ہے؟

2 ...... ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ واضح ہو کہ ٹیلی ویژن پر کبھی پروگرام براہ راست نشر کیا جاتا ہے، اور کبھی پروگرام کو کیمرہ مین محفوظ کر کے بعد میں نشر کیا جاتا ہے۔ دونوں کا حکم یکساں ہے یا کوئی فرق ہے؟

3 ...... اگر ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتیں تصویر میں داخل ہیں تو اس کی حرمت قطعی ہے یا ظنی؟ ہر ایک کی دلیل مطلوب ہے۔

4 ...... کیا کسی دینی ضرورت مثلا باطل عقائد ونظریات کی تردید، صحیح عقائد ونظریات کی ترویج، ناواقف لوگوں کو دین سکھلانے اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت وتبلیغ کیلئے ٹیلی ویژن کی استعمال کی گنجائش نکل سکتی ہے یا گنجائش کی کوئی شکل نہیں ہے؟ (الف) بصورت گنجائش اس کی حدود کیا ہوں گی؟ اور کیا یہ ضرورت غیر مشروع طریقہ کار کی اباحت کیلئے کافی ہوگی؟ (ب) عدم گنجائش کی صورت میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ باطل عقائد ونظریات کے فروغ کی روک تھام کیسے ہوگی؟

5 ...... کیا ٹیلی ویژن کو اس بنیاد پر کہ وہ آلہ لہو ولعب ہے، اسکا استعمال ہمیشہ کے اسلامی نشریات کیلئے بھی ناجائز قرار دیا جائیگا۔ یا اس اصل کے اندر تبدیلی کر کے اسلامی نشریات کیلئے استعمال کی گنجائش نکل سکتی ہے؟

6 ...... مذکورہ دینی مقاصد کیلئے مسلمان اپنا علیحدہ "اسلامی ٹی وی چینل" قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر اسلامی چینل قائم کر سکتے ہیں تو اس کی کیا کیا حدود ہونی چاہئے؟

7 ...... ملی جماعتوں کے پروگراموں اور اجلاس کے پیغام کو ملک وقوم تک پہنچانے کیلئے "ریڈیو اور ٹی وی" کا استعمال کس حد تک جائز ہے؟

8 ...... انٹرنیٹ اور اس کے پروگراموں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

9 ...... اسلام کے تعارف واشاعت صحیح عقائد ونظریات اور باطل عقائد ونظریات کی تردید اور فقہی فتاوی کی

سہولت کیلئے انٹرنیٹ کا استعمال درست ہے یا نہیں؟

10 ...... علماء حق کے بیانات اور قرآن کریم کی تلاوت وتفسیر انٹرنیٹ پر باتصویر شائع کرنا کیسا ہے؟

ان سوالات کے علاوہ کوئی اور سوال مفید بحث ہو تو اس کو بھی شامل جواب کرلیں۔

منجانب: ادارۃ المباحث الفقھیہ جمعیت علماء ہند

اس اجتماع میں ہندوستان کے طول وعرض سے چیدہ چیدہ علماء ومحدثین اور مفتیان کرام کے علاوہ برطانیہ اور نیپال کے علماء نے بھی شرکت کی۔ بندہ نے خود بعض مقالات سننے کی کوشش کی جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ جمعیت علماء ہند نے اپنے علمی اور تحقیقی مزاج کو آج بھی اکابر کے طریقوں پر قائم رکھا ہے۔ مقالہ نگار حضرات نے معتبر حوالوں کے ساتھ دلائل اور حالات وواقعات کے تناظر میں پُر مغز مقالات پیش کیئے، اور اس سے اندازہ ہوا کہ حالات حاضرہ کے ساتھ پیش آمدہ مسائل پر یہ علماء کس طرح نظر رکھتے ہیں اور انہوں نے وقت کے درپیش اہم مسائل کا صحیح ادراک کیا ہے۔

انشاءاللہ آئندہ شماروں میں المباحث الاسلامیہ کے ذریعہ اہم تحقیقی مقالات کو قارئین کی استفادہ کیلئے پیش کریں گے۔

بندہ نے اس اہم اور تشنہ تکمیل بحث پر اپنی رائے پیش کرنے کی بجائے پاکستان کے مختلف علمی درسگاہوں کے رائے اور فتاوی کی روشنی میں چند گزارشات اور حوالے پیش کیئے، جس نشست میں بندہ نے اپنا مقالہ پیش کیا اسی نشست کے صدر مولانا سعید احمد پالنپوری استاذ وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے اپنی آخری تقریر میں اس کے بعض حوالوں پر تبصرہ کیا جو میرے لئے ایک اعزاز اور علمی یادگار ہے۔

آٹھواں فقهی اجتماع کے موقع پر جو تجاویز سامنے آئیں، وہ ذیل ہیں

ادارہ المباحث الفقھیہ جمعیت علماء ہند کے آٹھویں فقہی اجتماع ۱۷،۱۸،۱۹ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ موافق 29,28,27 اپریل 2005ء بمقام مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ ہال، عیدگاہ جدید، ٹیانری روڈ بنگلور میں "ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال" پر غور وخوض کے بعد درج ذیل امور طے کئے گئے۔

1 ...... آج ٹیلی ویژن پر زیادہ تر فحاشی، عریانیت اور مخرب اخلاق پروگراموں کا غلبہ ہے۔ ۲۴ گھنٹے کے مختلف چینلوں پر رقص وسرود اور حد درجہ شرمناک مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ پھر ڈش انٹینا اور پرائیویٹ کیبل چینلوں نے تو تمام اخلاقی اور انسانی حدود کو پار کر دیا ہے اور آج ٹی وی زدہ معاشرہ جن شرمناک حرکتوں میں ملوث ہے وہ ناقابل بیان ہیں۔ اور جس گھر میں ٹی وی ہو وہاں کے لوگوں کا اس کے مخرب اخلاق پروگراموں سے بچنا تقریباً محال ہے، لھذا ٹیلی ویژن گھر میں رکھنا اور اس کے پروگراموں کو دیکھنا شرعاً ناجائز ہے، جس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

2 ......اسلام میں بلاضرورتِ شرعی تصویر کھنچوانا جائز نہیں ہے۔ لیکن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ٹیلی ویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ پر اعداء اسلام یا شر پسند فرقہ پرست طاقتوں کی طرف سے کوئی ایسی چیز سامنے آئے جس سے

اسلامی عقائد اور احکام واقدار پر زد پڑتی ہو اور اس کا مناسب جواب نہ دینے سے اسلام کی شبیہ بگڑنے یا مسلمانوں کے حقوق کے نا قابلِ تلافی نقصان کا اندیشہ ہو، تو اس کے دفاع کیلئے ٹیلی ویژن کے کسی پروگرام پر آنے کی ضرورۃ گنجائش ہے۔

3 ...... اسلامی ٹی وی چینل قائم کرنے کو اگرچہ موجودہ دور کی ضرورت کہا جاتا ہے، لیکن مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد یہ فقہی اجتماع اس نتیجہ پر پہنچا کہ اولاً علیحدہ اسلامی ٹی وی چینل قائم کرنا عملاً مشکل ترین امر ہے۔ اور اگر ایسا چینل وجود میں آ بھی جائے تو اس کے ذریعہ سے فوائد کے مقابلہ میں نقصانات کہیں زیادہ ہیں۔ کیونکہ اس طرح کے چینلوں کو بہانہ بنا کر لوگ ٹیلی ویژن کے فحش پروگراموں تک با آسانی رسائی حاصل کر لیں گے۔ اور دیگر باطل فرقوں کے چینلوں سے اس کا امتیاز بھی دشوار ہوگا۔ نیز عام لوگوں کی دلچسپی کی چیزیں شامل کئے بغیر خالص اسلامی چینل کے ناظرین کی تعداد غیر معمولی حد تک کم ہوگی اور متوقع فوائد حاصل نہ ہوسکیں گے۔ ان وجوہ سے اسلامی چینل قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

4 ...... انٹرنیٹ اس دور میں ایسا معلوماتی ذریعہ ہے جس میں ہر طرح کے اچھے اور بُرے پروگرام پائے جاتے ہیں گو کہ آج زیادہ تر اس ذریعہ کو ناجائز اور حرام چیزوں میں استعمال کیا جارہا ہے، لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس کو اگر شرعی حدود میں رہ کر استعمال کیا جائے تو منکرات وفواحش سے بچتے ہوئے اس سے عظیم تعلیمی، تجارتی اور انتظامی فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اسلئے یہ فقہی اجتماع انٹرنیٹ کے جائز حدود میں استعمال کو جائز قرار دیتا ہے اور اس کے ناجائز استعمال کو ناجائز اور حرام قرار دیتا ہے۔

نوٹ: تمام شرکاء نے اس تجویز سے مکمل اتفاق کیا، البتہ مولانا مفتی اشفاق صاحب (سرائے میر) نے شق نمبر 2 سے جزوی اختلاف کرتے ہوئے یہ نوٹ تحریر کیا ''ٹیلی ویژن پر آنے کی اجازت ہے'' سے مجھے اتفاق نہیں۔ تجویز نمبر 3 سے تضاد محسوس ہوتا ہے۔ اور ٹیلی ویژن کے جواز کا دروازہ کھلتا ہے۔

اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اور کسی نتیجہ پر پہنچنے کیلئے مزید تحقیق اور اپنی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کریں جو کہ المباحث الاسلامیہ اور آئندہ منعقدہ فقہی مجالس میں اہل علم کے سامنے رکھے جائیں۔ تاکہ اس اہم مسئلہ پر تحقیق اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے میں امت کی صحیح رہنمائی ہوسکے۔ واللہ ولی التوفیق

(مولانا) سید نصیب علی شاہ الہاشمی

رئیس التحریر سہ ماہی مجلّہ المباحث الاسلامیہ (اردو)

وششماہی مجلّہ البحوث الاسلامیہ (عربی)